



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا...

الحمد لله الذي هدانا لهذا...

الحمد لله الذي هدانا لهذا...



MAHARAJA UNIVERSITY  
LIBRARY  
1978-1979

الحمد لله الذي هدانا لهذا...

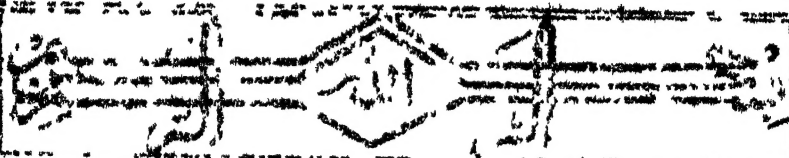
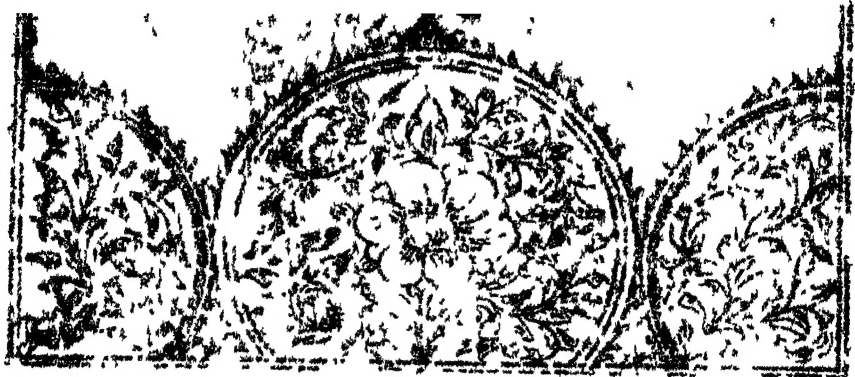
الحمد لله الذي هدانا لهذا...

# کیا آپ نے ایک نہیں دیکھا

ماہر کے دکان سے فرسکے کوٹ شایقین کھیر وقت کفایت و رعایت کے  
ساتھ مل رہے ہیں شایقین طلب فرامین تو خود بخود معلوم ہوگا بارگاہ عرف  
اور عبارت آرائی بیکار ہے یہاں چند کتب جدید شائع شدہ کی تعریف کرنا  
اگلی درجہ کیجاتی ہے شایقین ان کتب جدید کو طلب فرما کے ضرور  
ملاحظہ فرمائیں۔

تراجم واقف معروف اگر صوفیانہ فرقوں کا مذاق ہے تو یہ دیوانہ خیز  
یہ مختلف عرفان فرمائے کاغذ لکھائی جیسا فی انہایت اعلیٰ درجہ  
یہ صوفیہ پر عمل خود بخود سے موقوفات میں بسی موسیٰ ہے اسکے مختلف  
حکامات حکم موسیٰ کو اختیار نہیں حاصل صاحب التخلیص واقف شمس الداعی  
میں جوئی دینے سے معلوم ہوگی قیمت فی جلد ۱۲

مکمل شدہ آج بھی یہ کتب شمس علی ہی بار بار مکمل لکھتی اور جدید تصانیف  
شعر و تنبیہ کیا گیا ہے جس میں اردو و زبان ملی انداز میں زبان کے تصانیف بھی ملے  
نویسندگان شمس علی کے شعر بیان کی گویا ہندوؤں کے درجہ کے ہندوؤں  
علاقوں کے ماحول پر لکھا جاتا ہے اگر شمس علی نے غرضت شمس علی جلد  
۱۲ میں لکھ کر شمس علی کا گوشت شمس علی کے بزرگ اور ان کی حالات  
میں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات و صفات میں

[illegible]

خلیفہ اہل شریف داورنگ آباد و دولت آباد کے آقا محمد علی صاحب  
 دین شریف حضرت خواجه شریف الدین صاحب قباقرس صاحب قباقرس  
 مالک ایراں ہی اس پر امامت کے وکیل نے سے مابعد ان میں سے ایک خاگہ  
 بہت عرصہ تک رہا تھا کہ یہ تین میں سے ایک سال بعد میں سے ایک سال  
 شریف صاحب کے کہ وہ تواریخ سے ملتا ہے کہ ایک سال تک رہا ہے  
 نہیں کہ تفصیلی مذکور ہے کہ یہ تین میں سے ایک سال تک رہا ہے  
 چھ مرتبہ اگر کہیں سے یہ تین میں سے ایک سال تک رہا ہے  
 لہٰذا کہ لا انسان من بعدی اور انصاف والنیان و رشیدیہ و سید  
 اور اپنے وقت میں سے ایک سال تک رہا ہے اور کہیں وہاں سے خوش  
 تو موصوفہ ہے کہ اس پر چاروں احوال حضرت شیخ شریف الدین صاحب  
 ندوی نے جو کہ میں نے اس کے مابعد آیتا لب گہرا و اسے سے حضرت  
 امام اعظم ارحمہ اللہ کوئی قدر ہے کہ یہ تین میں سے ایک سال تک رہا ہے  
 حضرت سرور کائنات رسول یم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے آپ کا  
 نسب امامیہ ہے حضرت صاحب الحدیث صاحب قبلہ بن حضرت شیخ محمد صاحب  
 بن حضرت ناصر بن حضرت سلطان مظاہر بن حضرت سلطان ابراہیم بن حضرت  
 شیخ ابوالکریم حضرت شیخ محمد بن حضرت شیخ محمد الرشید بن حضرت شیخ عبدالصمد  
 بن حضرت ابوہریرہ بن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ بن حضرت امام احمد بن  
 حنبل بن حضرت ابوہریرہ بن حضرت امام احمد بن حنبل بن حضرت امام احمد بن حنبل  
 نظام الدین اہل بیت و صاحبہ قدس سرہ حضرت خواجہ ابوہریرہ بن شیخ محمد بن

۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

اور حضرت سلطان المشایخ محبوب الہی نظام الدین صاحب اولیاء قدس سرہ  
 خلافت تھی اور حضرت خواجہ برہان الدین اولیاء صاحب غریب قدس سرہ  
 جو بچے بہائی ہوتے ہیں۔ لیکن معارج اولاد کے لئے لکھا ہے کہ حضرت تنجب الدین  
 صاحب قبلہ قدس سرہ کو حضرت خواجہ شیخ فرید گنج شکر قدس سرہ سے خلافت  
 نبی اور بڑے بہائی حضرت برہان الدین صاحب قبلہ قدس سرہ کے ہونا  
 بیان کیا ہے اور کتب گنج سروری میں آپ کی خلافت حضرت گنج شکر قدس سرہ  
 سے بیان کیا ہے بلکہ تاریخ وفات یہ لکھا ہے۔ رباعی مطلع نور بخایت تنجب  
 شد چوروش از غنا اندر بقا کا شفق حق صوفی آمد حلقشت ہم دیگر مہدی کامل  
 مقتدا دیگر رباعی مقتدا کے علم شد از دل عیان کا شفق مرحوم گشت  
 از جان نماند سرور امر محبت کن رقم رحلت ان شاہ عالم والہا اس باب  
 میں پانچ مقام پر تاریخ وفات بتلایا ہے ۱۰۹۰ھ۔ لیکن بالاتفاق کبیر موصوفین  
 ۱۰۹۰ھ میں وفات ہونا ثابت ہے۔ آپ کے بہائی حضرت ابو الفتح صاحب قدس سرہ  
 دفن کہاں ہے معلوم نہ ہوا لیکن حضرت عزیز قتال صاحب قبلہ قدس سرہ  
 دولت آباد میں مدفون ہے حضرت تنجب الدین صاحب قبلہ قدس سرہ زانا  
 کہیں ہے فکر اشغال میں مشغول رہتے تھے آپ مجرد تھے آپ کی شاہی بیوی تھی  
 حضرت سلطان المشایخ محبوب الہی نظام الدین اولیاء صاحب قدس سرہ کی  
 زوجہ سے بہت سے مہاراج فقر طئے کئے جب آپ کی ریاضت اور عبادت  
 و مشاہدہ ملاحظہ فرمایا تمام خلفاء سے پہلی خلافت تامہ اور صلہ اور عبادت  
 اور خلعت سے سرفراز فرمایا اگر خلافت کے ہدایت کے لئے ساتھ سوجا عت



سات دکن میں دیوگر کے طرف روانہ فرمایا۔ اس وقت دیوگر کو خلد آباد کہتے ہیں جس وقت مرشد نے روانہ ہونے کا حکم دیا تھا آپ نے پیرو مرشد سے یہ عرض کیا کہ فدوی جماعت کثیر لیکر جاتا ہے لیکن مجھ میں اتنی قدرت اور استطاعت نہیں ہے جو ان سب کا کفیل ہو سکوں حضرت محبوب الہی صاحب قبلہ قدس سرہ نے مراقبہ کر کے فرمایا کہ سب کا خراج ناز تہجد کے وقت اللہ تعالیٰ پونچا دیا کر لگا جائے ہر شب تہجد ناز کے وقت ایک ڈبرہ سولے سے بہرا ہوا براہد ہوتا تھا آپ نے اس کو صبح کو فروخت کر کے تمام رفقا اور فقرا پر تقسیم کرتے تھے۔ اس وجہ سے آپ کو زر زری زرخش اور خطاب ہوا۔ اور ایک روایت میں لکھا ہے بسبب ریاضت شام کے آپ نے کمال درجہ پر پہنچ کر محبت کا درجہ حاصل کیا تھا اس لئے صبح و شام دو غلعت زرین ملتے تھے حضرت اس کو بچکر فقر پر صرف کرتے تھے اور ایک روایت میں کہ جو وقت قحط ہوا اس وقت بہت لوگ حالت یریشانی و مغلیں سے

حضرت فتح الدین صاحب قبلہ قدس سرہ — — — ہم وہ سب ہوا اس وقت آپ نے دعا فرمایا تو صبح کے وقت زرین شاخین زرین سے ایک بالشت اوکتے تھے اس کو تراش کر فروخت کر کے قوت پسری کرتے تھے۔

آپ کی وفات تاریخ، ربیع الاول سن ۷۵۰ لاہور پختون ہوئے ہے آپ کی عمر شریف ۴۴ سال کی تھی مادہ تاریخ وفات دشنہ شاہ اولیا ہے آپ کے ساتھ جو لوگ اے تھے ان میں سے چند حضرات کے نام ظاہر ہوئے ہیں اور کافر اور مقام مدفن کیا جاتا ہے۔ حضرت خواجہ محمد صاحب قبلہ قدس سرہ حضرت فتح الدین صاحب قبلہ کے سربانی ہوتے ہیں آپ کے ساتھ بھی محبت تھی جو وقت حضرت فتح الدین



بلکہ وفات ہوئی اور وقت حضرت خواجہ محمد صاحب قبلہ کو بہت بچ پہنچا یہاں تک  
بدبہ مفارقت کی تاب نہ لا کر روتے ہوئے مزار مقدس پر گرے اور وقت  
روح برفتح پرواز ہو گئے آپ کو حضرت تنجب الدین صاحب قبلہ قدس سرہ کے  
ہلوئین دفن کئے آپ کا عرس بھی حضرت کے عرس کے ساتھ ہوتا ہے۔

**حضرت محمد سمس الدین** صاحب قبلہ قدس سرہ حضرت تنجب الدین صاحب  
قبلہ کے ہمیشہ زادہ ہوتے ہیں آپ کی گنبد کے باہر عقب گنبد جانب مشرق مدفون ہے  
حضرت سراج الدین صاحب قبلہ قدس سرہ حضرت تنجب الدین صاحب کے  
مامون ہوتے ہیں آپ اپنے ہمیشہ صاحبہ حضرت بی بی حاجرہ صاحبہ  
قدس سرہ کے گنبد میں مدفون ہے بی بی حاجرہ صاحبہ حضرت تنجب الدین صاحب  
قبلہ کے والدہ صاحبہ ہوتے ہیں آپ کا گنبد اندرون حاطہ جانب غرب شمال دیا  
واقع ہے ان سرہ و گنبد کے وہیمان سونا بائی کا مزار ہے سوائے ان کے اور  
چند مزارات واقع ہیں لیکن یہ معلوم نہیں ہوا کس کے مزارات ہیں عام طور پر  
مشہور ہیں کہ آپ کے مزارات کے مزارات ہے۔ دوسرے حاطہ میں جو در چاکہ دروازہ  
ہے اس والاں میں حضرت دولت شاہ درباری قدس سرہ و دو سواران کے  
مزارات ہیں جانب شمال ایک دروازہ اندر رفت کا خود میں اسکے بازو ایک باولی ہے  
اکثر لوگوں کو سرائے کی باولی کہتے ہیں اسی مقام پر حضرت سید کبیر صاحب قبلہ قدس سرہ  
اسا داول کا مزار ہے حضرت صدر الدین صاحب بکری قدس سرہ  
اور حضرت فخر الدین صاحب قدس سرہ کے مزارات حاطہ درگاہ کے باہر  
جانب شمال لب شرک کی گت کے درخت کے نیچے واقع ہیں حضرت زہرا الدین صاحبہ

عاطق حضرت نتجیب الدین صاحب قدس سرہ جانب غرب عقب مسجد ایک  
چار دیواری ہے اوسین حضرت فرید الدین صاحب قبلہ قدس سرہ ادیب  
حضرت فرید الدین صاحب قدس سرہ یگانہ اور حضرت فخر الدین صاحب  
شمس الملک قدس سرہ اور حضرت مبارک غوری صاحب قدس سرہ ان چار

صاحب

غریب قدس سرہ کے خلیفہ میں آپ بچپن سے حضرت کے ساتھ رہے ہیں حضرت  
برہان الدین صاحب قبلہ نے اپنا جانشین کرنا چاہا کیونکہ آپ کے زیادہ محبت تھی  
اسلئے حضرت فرید الدین صاحب آدیب قدس سرہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے کہ  
مجھ کو اپنے پیر کی مفاہرت نہ بتلائے بلکہ اپنے پیر کے سامنے میرا خاتمہ ہو جائے یہ دعا  
مقبول ہوئی حضرت برہان الدین صاحب قبلہ کے وفات کے تیسرے روز شیخ آپ نے  
وفات پائی راوی لکھتا ہے آپ کو دفن کئے بعد تیسرا روز کے اپنے مرشد کا وفات ہوا  
جب مرشد کو دفن کئے تو آپ کا خرافہ سرائے شمار کیا گیا اور سوقت آپ نے ادب سے  
فرسہ تاویز تیرہ مئی گئی اسلئے وہ چار مزارات تیسرے میں اور آپ کی وفات ۱۶ محرم ۷۳۸  
میں ہوئی باقی تین صاحبین کی تاریخ وفات معلوم نہیں ہوئی حضرت سید یوسف  
حیفی عرف شیدو راجو قتال صاحب قدس سرہ شایع کبار باشندے شہر دہلی  
شیخ پور کے۔ آپ بڑے زاہد کاتب تھے آپ سے کچھ وقت غرض و سنت لے اہل کی

ع باطن حاصل کئے لیکن تاریخ خورشید جامی میں آپ خلیفہ حضرت  
خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے تھے۔ قبضہ شہی معظم سرما محمود ان  
صاحب قرآن چون روئے باشد چکس تم غم شہزاد اس شعر کے خلافت ہونا  
حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے ثابت ہے آپ کے  
تصانیف سے تحفۃ الصالح مشہور کتاب ہے۔ حضرت فرزند  
محمد بن حضرت خواجہ نصیر الدین محمود

تصنیف فرمائے تھے اور آپ غریبات لکھا کرتے تھے غریبات کی کتاب کا نام شنبوی اچھا  
 رکھا آنکا نسبت نامہ بالیس واسطے پر حضرت علی اکرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہی اور شجرہ نسب آنکا  
 یہ ہے حضرت سید یوسف حسینی بن حضرت سید علی بن سید محمد بن سید یوسف بن سید محمد  
 بن سید علی بن سید عمر بن سید حجرہ بن سید داؤد بن سید زید بن سید ابوالحسن جنیدی  
 بن سید حسین بن سید آبی عبداللہ بن سید محمد بن سید عمر بن سید محسن بن سید زید  
 معصوم بن سید امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت علی بن ابوطالب  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ بتایا کہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۵۷۸ء میں اپنے عیال اطفال کو لیکر شہر  
 دہلی سے روانہ ہو کر ۱۶ محرم ۱۵۷۹ء روز پنجشنبہ کو شہر دولت آباد کو پہنچے وہیں قیام فرمایا آپ کے  
 چار صاحبزادے صاحب اول فرزند حضرت سید حسین الملقب شاہ چند بن حسینی صاحب  
 قدس سرہ انکار از مقدس حضرت کے گھند کے بام زیارت گاہ خاص عام ہے فرزند  
 دوم حضرت سید محمد حسینی گیسو دار از زندہ نواز قدس سرہ انکار از مقدس گلبرگہ از ضعیف

سوال ۱۳۷۰۔ میں واقع ہوی آپکا گنبد قدس حضرت تنجب الدین صاحب قبیلہ کو درگاہ سی  
چند فاصلہ پر جانب مغرب واقع ہے آپکی گنبد کے عاظمین تین جالیان ہیں ایک  
جالی عقبہ سجد ہے اوس میں مزارات مرحمت خان صوبیدار اور نگ آباد  
کے ہے دوسری جالی جو درگاہ شیرلف کے روبرو ہے اوس میں مزارات اوٹخان  
صوبیدار۔ برمان پور کے ہیں تیسری جالی قریب دروازہ کے ہے اوس میں مزارات  
ماجنریان حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز صاحب قدس سرہ کے ہیں

اوس جالی کے روبرو مزار ابو الحسن عرف تانا شاہ جو قطب شاہی کا اخیر بادشاہ ہوا وہی  
مزار تانا شاہ کی وفات تاخیر ۱۲ ربیع الثانی ۱۰۰۰ھ میں واقع ہے حضرت شاہ اول قتال  
صاحب قبلہ قدس سرہ کے گنبد پر سے کوئی پرندہ وقت زوال کے اوڑھ کر نہیں جاسکتا ہے  
اس لئے کسی شخص نے اپنے پروردہ میں کو بطور آزمائش اڑایا اسی وقت وہ سینا دو ٹکڑے ہو کر  
زمین پر گری اوس جانور کے مزارات بھی اسی جگہ یادگار موجود ہے۔ شمس آن پی  
سیا زیان جان و تن باشد مرا یوسف قتال در بنگ دکن باشد مرا حضرت خواجہ  
محب الدین صاحب قبلہ قدس سرہ کا عرس شریف ۱۰۰۰ھ میں الاول سے شروع ہوا کرتا ہے۔  
چوتھی کو چونا ہوتا ہے پانچویں کو فراش ہوتا ہے یعنی آپکا غلام مزار شریف سے اوتار کر  
بہ مقام ستہ کنڈہ لیجا کر غسل دیا جاتا ہے زائیکا بہت بڑا مجمع ہوتا ہے اور زائیرین بھی  
غسل وغیرہ کرتے ہیں چھٹی تاریخ کو صندل شریف اندرون خلد آباد شریف مقام کچری  
بالغور سے بہت ترک و اعتنا سے غسل کر آئی گنبد میں لا کر حراما حاتا ہے اور صندل

ساتھ ساتھ سب سے پہلے سوج اور پوس و بیاد باجہ وغیرہ بھی شاہی  
ساتھ کو چراغان ہوا کرتے ہیں روشنی خوب ہوتی ہے بازار بہت عمدہ طریق  
سجایا جاتا ہے ہر قسم کے اشیاء از قسم پارچہ بہہ قسم و شروع وغیرہ اور منوہات  
شہابی و کفش و برتن مسی و بزرخی و چینی و نام چینی وغیرہ اور کپڑوں و لاتی و دیسی  
ہر قسم و زیورات گھٹ وغیرہ اقسام کے اشیاء فروخت کیلئے دور و دار کے بیوپاری  
اور بنجار لا کر فروخت کیتے ہیں کتابین بھی اردو فارسی عربی مرثیہ ناول نامک  
قصہ قصاید و غزلیات و ڈراما وغیرہ غرض کہ ہم شہم کے کتابین اکثر ظہرون کے









اندر بائین تالیخ صفر کو ختم ہوتا ہے جتنے طریقہ عرس حضرت نوح الدین صاحب  
 کے ہوئے ہیں اتنی ہی آپ کے عرس میں بھی ہوا کرتے ہیں حضرت برہان الدین  
 صاحب قدس سرہ کا مزار مقدس قصبہ کے اندر جانب غرب واقع ہے آپ کے  
 پائین جانب جنوب حضرت مولانا عبد الکریم صاحب اور حضرت مولانا عبد  
 الطریف صاحب ہمیشہ ازادوں کے مزارات ہیں اور حضرت کا کا شاہ  
 صاحب اور حضرت خواجہ قبول صاحب اور حضرت خواجہ محمد لشکری  
 صاحب قدس سرہ حضرت خواجہ خیر الدین صاحب اور حضرت خواجہ  
 عبد الرحمن صاحب اور حضرت خواجہ جلدک صاحب قدس سرہ اہل  
 ہم ان سب حضرات کے مزارات وہیں ہیں۔ نواب نظام الملک آصف جاہ  
 مسجد کے جنوبی دیوار سے ملی ہوئی جالی میں نواب صاحب مہر سکیم مسماۃ سید  
 الحسنیہ بیگم کے مزارات میں چیدہ دو لون مزار سنگ سرخ کے جالدار احاطہ میں ہے  
 نواب صاحب مرحوم کا نام قمر الدین خان خطاب نظام الملک آصف جاہ فرزند  
 بہادر شاہ ہے۔ نواب صاحب شہید بہادر شاہ ہے۔  
 اور شہید دکن کی حکومت ہاتھ میں آئی چوتھی جمادی الاخریٰ ۱۲۸۰ھ کو شہید  
 برہان پور میں اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ بڑے صاحبزادہ نواب شہزاد  
 شہید نے قلعہ آباد میں لاکر حضرت شیخ برہان الدین غریب کے پائین  
 دفن کئے۔ ان کے جالی کے عقب میں نواب میر احمد خان نظام الدولی  
 صاحب شہید کا مزار ہے تالیخ وفات ۱۲۸۰ھ محرم الحرام ۱۲۸۰ھ میں کوئی  
 شہید کیا آپ کے بیگمات اور آپ کے والد کے بیگمات وغیرہ وہیں دفن ہیں

ذکر حضرت سید زین الدین عرف بابیس خواجہ صاحب قبلہ قدس سرہ آپکا  
 نام سید داود حسین ہے شیخ کے طرف سے زین الدین لقب ہوا آپکے پدر بزرگوار  
 حضرت خواجہ حسین صاحب قدس سرہ اور چچا کا نام حضرت خواجہ عمر صاحب  
 قدس سرہ آپ سرود براور کے مزارات بیرون موضع غلد آباد جانب شمال عقب  
 تالاب پانگروہ کے بڑے احاطہ میں ایک گنبد میں واقع ہو آپکے گنبد کے سامنے  
 سیدانی بی صاحبہ کا مزار ہے حضرت سید زین الدین صاحب قبلہ  
 سنہ ۸۱۷ شہر شہر شیراز میں تولد ہوئے آپکی کسینی میں والدہ صاحبہ نے اتالیقی  
 بعد چند دنوں کے علم و فضیلت میں طاق ہو گئے۔ پھر حرمین شریفین کی زیارت سے  
 بھی مشرف ہوئے اور دولت آباد تشریف لائے انکی خدا داد علم اور ریاضت  
 کی شہرت ہوئے بڑے بڑے علما اور طلبا شاگردی میں حاضر ہوئے آپ ہمیشہ  
 ایک مسجد میں تفاسیر قرآنی وہ حدیث و اعط و تدریس و درس علوم میں مشغول  
 و عبادت میں

رہتے اور اس باب سرسیر  
 شیخ برہان الدین غریب قدس سرہ وہاں تشریف رکھے تھے حضرت سید صاحب کے  
 شاگردوں میں سے ایک شاگرد حضرت برہان الدین صاحب قبلہ کا مرید تھا  
 اکثر مرشد کے پاس جا کر تاتھا اور درس کیلئے سید صاحب قبلہ کے پاس جایا کرتا تھا  
 سید صاحب قبلہ نے شاگرد سے دریافت فرمائے کہ تیرا علم و فضیلت و دانش کیا  
 میں بھتیجیوں یا نہیں پھر اوس بیمار ہی نے خاموش رہا جب سید صاحب قبلہ  
 عرض ہوئے تب اوس نے عرض کیا اگرچہ کہ علوم ظاہری میں آپکو فضیلت ہے مگر

لیکن شیخ صاحب کو علم باطنی (کہ مرشد و شے عطا ہوا ہے) ایسا ہی اوس کی گرد آئیے و امن تک نہیں پونچھ سکتے اس بات کو سن تے ہی سید صاحب کو غصہ آیا اور ایک چار تختہ کاغذ کے روشت بہرے ہوئے مشکل سوالات کے جو تمام عمر کے تعلیم و تدریس میں پیش آئے تھے وہ کاغذات شاگرد کے ہاتھ حضرت شیخ برہان الدین صاحب قبلہ کی خدمت میں روانہ کئے شاگرد کو تاکید فرمائی کہ تو اپنے مرشد سے چہ ماہ کی مدت میں ان سوالات کا جواب لانا بہتر ہے۔ ورنہ تھک سزاؤں کا۔ جو وقت وہ کاغذ لیکر حضرت شیخ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت شیخ صاحب نے مرید سے فرمایا کہ جاوہ کاغذات تیرے استاد کے جوابات دہرے ہوئے ہیں لیجا اتنی ہی دیر میں ان سوالات کے جوابات لیکے واپس ہوا۔ آ کے سید زین الدین صاحب قبلہ کی خدمت میں گزارا حضرت سید صاحب قبلہ ان سوالات کے جوابات دیکھتے ہی آشفتنہ و فریفتہ بن گئے۔ حضرت شیخ برہان الدین صاحب غریب کی خدمت میں حاضر ہوا۔

۳۔ اور حلقہ مریدوں میں شریک ہوئے۔ اپنے مرشد کے وصال کے تین بوم بیشتر خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ بتایا کہ ۲۵ ربیع الاول ۱۰۳۷ روز یکشنبہ وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مقدس حضرت برہان الدین صاحب غریب کے مدفن کے روبرو جانب مشرق واقع ہے۔ آپ کا عرس ۲۱ ربیع الاول سے شروع ہوتا ہے۔ ۲۵ ربیع الاول کی شب کو ختم ہوتا ہے۔ آپ کا احاطہ میں بائیں گوشہ جنوب غرب میں ایک طرف اور ایک طرف غازی کا مزار ہے تاریخ وفات ۱۰۳۷ و قیامہ ۱۰۳۷ میں ہے۔ عالمگیری شاہ حسین کا احاطہ جنوب و غرب آصفیہ آباد ہے۔ خراج و غیرہ کا نظام سید کے لئے ہے۔

بانب شرق جنوب رخ پر جالی میں حضرت خان بی بی صاحبہ صاحبزادہ  
عظیم الشان مودہ اونکی محل کے مزارات میں اور گنبد شریف کے پاس میں حضرت  
شمس الدین حسنا اور فضل الدین صاحب اور مولانا تاج الدین صاحب  
اور مولانا محمد صاحب قدس السرار ہم کے مزارات میں اور بی بی  
عوس شعبان میں اکیس تاریخ کو ہوتا ہے۔ اور جانب شرق گوشہ شمالی نیز  
جہہ مبارک ہے بارہ تاریخ کو برآمد ہوتا ہے۔ یہ سب ماطونین بہت  
مزارات میں بسبب طوالت کے بیان دوسرا چمن ختم کیا گیا ہے۔

## چمن سوم حالات حضرت خاکسار صاحب قبلہ وغیرہ قدس اہم

حضرت خاکسار صاحب قبلہ قدس سرہ بجا نور کے رہنے والے انسان ط.

پیر پری۔ صدر سید پوچھا ہے بصرہ شاہ حالسار صاحب قبلہ بن  
حضرت شاہ مہتاب صاحب قبلہ بن حضرت شاہ متجب الدین صاحب  
بن حضرت شاہ رکن الدین فخری صاحب قبلہ بن حضرت شاہ شان اللہ  
قبلہ بن حضرت شاہ صدر الدین صاحب قبلہ بن حضرت شاہ بدر الدین صاحب  
حقانی قبلہ بن حضرت شاہ عبدالباق صاحب محرم راز قبلہ بن حضرت شاہ  
عبد الرحمن صاحب قبلہ بن حضرت شاہ کوثر بن صاحب قبلہ بن حضرت شاہ  
نسیم اللہ صاحب قبلہ بن حضرت شاہ زین العابد الدین صاحب قبلہ بن  
حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب قبلہ بن حضرت شاہ محبوب بجان قطب بجان

غوث الثقلین سید عبدالقادر محی الدین صاحب گیلانی قدس اللہ سرہ آپ فقیر صاحب کمال بہت لوگ آپ کے متقدّم تھے۔ آپکا مزار مقدس خلد آباد سے دس میل کے فاصلہ جانب غرب پہاڑی پر واقع ہے آپکا عرس ۱۶ جب کو ہوتا ہے آپ کے قریب میں حضرت عافط عبدالحلیم صاحب قبلہ قدس سرہ اور حضرت شاہ عبدالملک صاحب قبلہ قدس سرہ یہ دونوں صاحبین حضرت خاکسار صاحب قبلہ کے بھائی ہوتے ہیں روایت ہے کہ جو وقت حضرت کا وقت آخر ہوا آپ نے یک بار دہندہ وصیت فرمائے کہ بعد انتقال میری کو بغیر غسل و دفن کرنا۔ جو وقت آپکا وصال ہوا تجویز تکفین کی تجویز اور غسل دینے کی رائے ہوئی وہی شخص جسکو حضرت نے وصیت فرمائے تھے تمام لوگ بیان کیا کہ حضرت کو غسل نہیں دینا چاہئے سب لوگ یہ مشورہ کئے کہ کوئی ایک عضو پر ہانے ڈالا جائے کیا کیفیت ہوتی ہے معلوم ہو جائیگی جو وقت یک انگلی پر پانی ڈالا گیا وہ انگلی راک ہو کر ہے گئی آویس وقت بغیر غسل کے دفن کیا گیا آپ طاهر رہے خاکسار تے باطن بچے خاکسار ہوئے۔ ذکر حضرت جلال الدین صاحب گنج روان قدس سرہ آپ خاسان خدا سے تھے روضہ خلد آباد کے تمام بزرگوں سے پہلے تشریف لائے آپ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ کے مرید تھے آپکی وفات ۲۶ ذی قعدہ ۸۸۳ھ میں واقع ہوئی۔ آپکا مزار مقدس موضع خلد آباد سے دس میل فاصلہ پر اور حضرت خاکسار صاحب قبلہ کی درگاہ سے اودھ میل کے فاصلہ پر جانب شرق واقع ہے۔ آپکی گنبد جانب شمال و جنوب دو درخت ہیں راوی کہتا ہے کہ اودھ پہل کوئی عورت اعتقاد سے کہا وئے اور اللہ تعالیٰ سے التجا کریں تو وہ سمجھا۔

اولاد ہوتے ہیں۔ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت کے زبانش کے لئے ایک تو  
وہ پہل کر امت کے کھلایا اللہ کی قدرت سے اسکو مل ہوا بیٹ جاکہ کہ  
کلا گیا لیکن وہ تیسرے بچہ فوت ہوا حضرت کے پائین میں اوپر دو وزارت ہیں  
مسیح کے متعلیٰ حضرت شیخ احمد صاحب قبلہ اور حضرت شیخ محمود صاحب  
جو حضرت گنج رمان صاحب قبلہ کے ہم شیر زادہ ہوتے ہیں انکے مزارات  
اور دروازہ کے قریب حضرت سید نصر اللہ صاحب قبلہ اور  
احمد صاحب و سید سیر صاحب قبلہ کے مزارات ہیں اور حضرت  
پیر کا لو صاحب قبلہ مزار تکیہ کے باہر ہے یہ سب حضرت کے افتاء میں  
اور باقی مزارات خدا مان درگاہ کے ہیں۔ آپکا عرس ۲۲

اور ۲۹ تاریخ کو بڑا میل ہو کر ختم ہوتا ہے۔ ذکر حضرت پیر صاحب  
صاحب قدس سبرہ آپکا خاندان چنبیہ ہے اور حضرت برہان الدین صاحب قبلہ کے  
مرید مشہور ہے آپکا وفات بانچوین شوال ۸۸۷ھ میں ہوا۔ آپکا مزار گانہ  
کے قریب ہے آپکے نام سے اکثر سیریاں پکاتے ہیں آپکے عرس میں یاہانی اور  
عورتیں نہیں جاتے نہ کوئی فاتحہ کی چیز کو ہاتھ لگاتے صرف مزار سے  
ہوا کرتی ہے اور عرس ہ شوال کو ہوتا ہے۔ دوسری نیگری بر جو عقب میں ہے  
حضرت لاثر لے انصاری صاحب کا مزار ہے۔ آپکا عرس ہی ۵۔  
شوال کو ہوا کرتا ہے۔ ذکر حضرت بی بی عائشہ صاحبہ قبلہ قدس سرہا آب  
صاحبزادی حضرت شیخ فرید گنج شکر صاحب قبلہ قدس سرہ کے ہے آپکی ایک  
صاحبزادی تھی حضرت ضیا الدین صاحب ککاج میں گئے ہوئے ہے



آپ سے ایک فرزند حضرت سید علا الدین صاحب قبلہ قدس سرہ میں  
دو نون میون کے مزارات مقدس موضع خلد آباد جانب غرب عقیقہ پہ واقع ہے  
آپ کا عرس ۲۷ شعبان کو ہوتا ہے۔ حضرت امیر حسن صاحب اعلیٰ سخی  
قدس سرہ آپ شعر گوئی میں کمال درجہ کی سمیت لے گئے تھے حضرت بران الدین  
صاحب قبلہ کے پیر بہانی ہوتے ہیں آپ کا وفات ۲۹ صفر ۱۰۸۷ھ میں ہوا  
ماوہ تاربخ (مخدوم اولیا) ہے آپ کا مزار مقدس موضع خلد آباد جانب غرب  
تختینا ۲۰ قدم کے فاصلہ پر واقع ہے دکن کے لوگ حضرات امیر حسن صاحب  
حشر کہتے ہیں اور شیر مجرات کو ان کے مزار پر حاضر ہوا کرتا ہے۔ ہر تختہ کو  
نہ مندو کا چوم رہتا ہے اکثر کن ذہن طلبہ آستانہ پر شکر رکب کر جاتے ہیں  
فی الواقع غیب طبعیت کے ذہن کی جو دت حاصل ہوتی ہے اور ذہن نشاوا  
ہوتا ہے حضرت کے قبر کے باند ایک اونگر ہے کہ اس میں حضرت کا کتبہ  
مشہور ہے حضرت کی چار دیواری میں جانب غرب گوشہ جنوب میں حضرت  
عبد متاع عرف میر جھو صاحب کا مزار ہے ان کو بعض لوگ میر جھو صاحب  
بہانی کہتے ہیں اور بعض لوگ ہمشیر و زادہ کہتے ہیں۔ ذکر حضرت ضیا الدین  
سنائی معروف بقاضی ضیا الدین صاحب قدس اللہ سرہ آپ حضرت  
بران الدین صاحب کے پیر بہانی ہوتے ہیں قاضی صاحب کا مزار  
مقدس قصبہ سے گوشہ جنوب وہ غرب میں تختینا ۲۰۰ قدم کے فاصلہ پر کالی  
سجد کے پورب میں واقع ہیں قبر پر گند ہے ۲۹ ذی قعدہ کو عرس ہوتا ہے  
قاضی صاحب کے گند کے سامنے بہت سے قبریں ہیں لیکن دو قبریں

میرا بر و میر گبر و کے نام سے مشہور ہے عوام الناس یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں  
 حضرت نظام الدین اولیا صاحب قبلہ قدس سرہ کے قوال تھے۔  
 قاضی صاحب کے گنبد کے جانب جنوب انداز ۱۰۰ گز کے فاصلہ پر حضرت  
 ابو جلال صاحب قبلہ قدس سرہ کا گنبد ہے کہ وہی بابو صاحب ہے کہ حضرت  
 یوسف حسینی صاحب قبلہ عرف شاہ راجہ قتال قبلہ سے اجمعی ملاقات تھی  
 حضرت خوند میر صاحب قبلہ قدس سرہ آپکا مزار حضرت امیر حسن اعلائی  
 بنجری کے درگاہ سے چند فاصلہ پر ٹیکڑی پر واقع ہے حضرت کمال الدین  
 عرف کٹرک پور صاحب قبلہ قدس سرہ آپکا مزار عربوں کے مسجد کے متصل بڑے  
 درخت کے نیچے واقع ہے حضرت سید نصر اللہ صاحب قدس سرہ آپکا  
 مزار پہوئی بادی براملی کے درخت کے نیچے واقع ہے حضرت پیر کالی صاحب  
 قدس سرہ آپکا مزار کینا بی کے دروازہ کے قریب واقع ہے۔ حضرت سید  
 عبد اللہ افلح صاحب قدس سرہ آپکا مزار بلخویر کچہری کے قریب واقع  
 حضرت شاہ میر صاحب قدس سرہ آپکا مزار حمالو کے غلین واقع ہے حضرت  
 سید احمد صاحب قدس سرہ آپکا مزار پہوئی بادی براملی کے درخت کے  
 نیچے واقع ہے حضرت سید برائینہ صاحب قدس سرہ آپکا مزار  
 کنبی الی کلان متصل واقع ہے اور وہاں قریب قریب چند سید و کلم مزارات  
 حضرت خوند میر صاحب سادات قدس سرہ کا مزار موضع سران  
 واقع ہے حضرت سید بنو یوسف صاحب قدس سرہ اور حضرت عبد اللہ  
 صاحب قدس سرہ اور حضرت بی بی رابعہ صاحبہ قدس سرہ ہمیشہ یوسف

آپ کے مزارین قاضی حوض کے قریب واقع ہے۔ حضرت سید انبی بی صاحبہ  
 قدس سرہا کا مزار بیرون دروازہ جانب شرق حضرت سید زین الدین صاحبہ  
 قدس سرہ کے واقع ہے۔ حضرت حاجی نظام صاحب قبلہ پیش امام صاحب  
 قدس سرہ آپ کا مزار مقدس گنبد موضع کا قدی پورہ سبب شریف واقع ہے آپ کی  
 حالات زیادہ معلوم نہیں ہوئی لیکن حضرت برہان الدین اولیاء صاحب قدس سرہ  
 اور حضرت تاج الدین صاحب قبلہ قدس سرہ موجودہ سو مہاجرین کی مقتدا  
 کو اپنا بحر جانتے تھے۔ آپ کی وفات ۶۴۰ ربیع الاول ۱۰۳۷ میں واقع ہوئی حضرت  
 سید کامل صاحب قدس سرہ آپ کا مزار متصل حوض زنبور کے واقع ہے حضرت  
 سید کامل صاحب قدس سرہ آپ کا عرس ۱۲ ربیع الثانی کو ہوتا ہے آپ کا مزار ایک  
 راق ہے حضرت استاد وزیر صاحب قدس سرہ آپ کا عرس ۱۶ شعبان کو  
 ہوتا ہے آپ کا مزار قصابی اسی میں واقع ہے حضرت پیر مالک صاحب  
 امیر آپ کا مزار بازار میں واقع ہے  
 سرحدوں میں سب سے پہلے آپ کا عرس ۱۴ محرم کو ہوتا ہے آپ کا مزار  
 درخت الی کے واقع ہے حضرت حاجی چندو صاحب قبلہ قدس سرہ آپ کا  
 عرس ۱۳ ربیع الثانی کو ہوتا ہے آپ کا مزار لب سرگ گنبد خور دین واقع ہے  
 حضرت شاہ جلال الدین بخاری صاحب قدس سرہ آپ کا عرس ۱۳ ربیع  
 الثانی کو ہوتا ہے آپ کا مزار متصل گنبد حاجی چندو صاحب قبلہ کے واقع ہے حضرت  
 سید امام صاحب قدس سرہ آپ کا عرس ۱۴ ربیع الثانی کو ہوتا ہے آپ کا  
 مزار متصل شہ کے درخت کے نیچے واقع ہے حضرت علی ولی صاحب

یہاں سے گنبدی پوری کی طرف مٹا مال شروع ہے

قدس سرہ آپکا عرس ۲۴ ربیع الثانی کو ہوتا ہے آپکا فرار بڑے کے درخت کو نیچے واقع ہے  
حضرت شاہ نور خجرائی صاحب قبلہ قدس سرہ آپکا عرس ۲۴ ربیع الثانی کو  
ہوتا ہے آپکا فرار سلطان گڑھ کے مالاب پر واقع ہے حضرت شاہ کرک صاحب  
قدس سرہ آپکا عرس ۲۴ ربیع الثانی کو ہوتا ہے آپکا فرار دیر سلامی گہاٹی پر واقع ہے  
حضرت پیروز صاحب قبلہ قدس سرہ آپکا عرس ۲۳ ربیع الثانی کو ہوتا ہے آپکا  
فرار دیر سلامی گہاٹی پر واقع ہے۔ بہت سے بزرگوار ہمن جنکے نام معلوم  
نہ ہوئے سے تیسرا چمن اختصار کیا واللہ اعلم بالصواب

## چمن چہارم ذکر اولیائے دولت آباد وغیرہ

حضرت مخدوم سید خوند ملا والدین جوہری قدس سرہ آپ حضرت قوام الدین  
محمود قدس سرہ کے مرید ہے۔ آپ کے خلفا اسے نامی گرامی حضرت شیخ العالم  
عین الدین گنج معلوم قدس سرہ اور حضرت شیخ مناجہ الدہلوی انصاری قدس سرہ

میں واقع ہے سیوا سے اپنے بہت سے مرید و خلفا ہیں۔ آپکا وصال ۱۰ شعبان  
۱۰۰۰ھ بروز جمعہ ہوا مقام دولت آباد میں فرار مبارک ہے۔ اور بعض کتب میں  
یہ لکھا ہے کہ آپ کے فرزند دفن کے بعد آپکا تابوت فرار شریف سے نکال کر شہر  
دہلی کو لئے گئے۔ اور وہلی میں دفن کئے حضرت عارف سومن صاحب قبلہ  
قدس سرہ یہ بڑے پائے بزرگ ہے آپکا فرار مقدس بیرون قلعہ دولت آباد  
مشرق کے جانب متصل پٹارو کے واقع ہے اپنی تاریخ حالات معلوم نہ ہو

حضرت قاضی شہاب الدین صاحب قبلہ قدس سرہ آپ کی وفات ششہ تین واقع ہوا سبائی ستورائے وفات ہے  
 جو بلوچ خان شہر برتوانگن: شہاب الدین علی عالی مدہ علم: وصال کنہم تو قیر اسلام:  
 وگرفرا شہاب الدین مدہ علم قبلہ دولت آباد کے خندق میں ایک لی کامل کا مزار سی آجنام  
 معلوم نہیں ہوا اور وہ مزار بانی میں غرق ہے آنکا تصرف بہرہ ہر کہ اگر کوئی شخص  
 پہولی بانی پر کسی جگہ الدین تو وہ پہول ہر کہ قیر آجنام قبلہ کو اور حضرت شاہ علی الدین  
 عرف سانکرے سلطان صاحب قبلہ قدس سرہ کا چہلہ موجود ہے آپ کے تصرف  
 کی ایک توپ ہے اکثر مراد مند اپنے مقصد براری کے وقت اس توپ میں  
 شکر یا مٹھائی ہر کہر فاتحہ حضرت کے نام سے دیدتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب الدین  
 صاحب قبلہ شہید قدس سرہ آپ کا مزار دولت آباد میں واقع ہے حضرت قاضی  
 شرف الدین صاحب قبلہ کا مزار بھی دولت آباد میں واقع ہے۔ حضرت  
 دولت شاہ و براری صاحب قدس سرہ آپ کا عرس ۲۴ ربیع الثانی کو ہوتا ہے  
 ارہر راستہ قدیم دولت آباد میں واقع ہے حضرت حافظ  
 دس سرہ آپ کا عرس ۲۴ ربیع الثانی کو ہوتا ہے آپ کا مزار دولت  
 قدیم راستہ ہر واقع ہے حضرت پیرنگوٹ بند صاحب قبلہ قدس سرہ آپ کا  
 مزار مقدس دولت آباد میں واقع ہے حضرت پیر مردان الدین صاحب  
 قدس سرہ آپ کا مزار مقدس دولت آباد میں واقع ہے  
**حالات بزرگان اورنگ آباد میں**  
 اورنگ آباد میں حضرت شاہ مسافر صاحب قبلہ قدس سرہ کا تکیہ شہرہ  
 و معروف ہے۔ تاریخ دا چہ پ میں لکھا ہے کہ وہ چیلے اللہ میں حضرت

شاہ مسافر صاحب قبلہ نے وفات فرمائے تاریخ وفات دروازہ درگاہ پر  
 کندہ ہے مرزا عباث بیگ ندجانی المتخلص بہ راجی کے کلام سے ہے  
 راجی۔ مسافر شاہ اقلیم حقیقت بہ مقیم عرش شدار فرش زین طاق بہ  
 چو وقت وصلش آید از راہ شوق بہ بختی پوست از بس بود مشتاق بہ خرویا بج  
 سال رحلتش گفت بہ مسافر شدار عالم قطب آفاق بہ حضرت شاہ محمد حسین  
 صاحب قدس سرہ کو ابو سعید پلنگ پوش بھی کہتے ہیں ان کے فرار مقدس  
 یہ تاریخ کندہ ہے۔ بہر کامل سر آمد عرفا بہ خاص درگاہ رب عرش مجید بہ قطب  
 رو سے زمین مغوث زبان بہ اختر برج سید شاہ سعید بہ در نظر داشت دار  
 باقی را بہ چشم زین دار بے بقا پوشید بہ سال تاریخ وصل گفت خرد بہ قصر  
 بود مکان سعید بہ آپکا حال تاریخی معلوم نہیں ہوا شاید حضرت مسافر شاہ صا  
 قبلہ کے مرشد تھے۔ حضرت نظام الدین اولیا صاحب اورنگ آباد سی  
 قدس سرہ آپکا نسب حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی قدس سرہ کو  
 پہنچتا ہے۔ آپکے صاحبزادی حضرت مولانا فخر الدین صاحب قبلہ قدس سرہ  
 جو ہندستان میں خاندان فخریہ شہروردی معروف ہے آپ شہر دہلی میں فوت ہوئے  
 حضرت نظام الدین اولیا صاحب قدس سرہ کی تاریخ وفات یہ ہے۔  
 بہ نظم خلد شد مظلوم آخر بہ نظام دین و دنیا شیخ محبوب بہ وصال اوز شیخ  
 العالمین جو بہ دیگر فرما نظام دین مظلوم بہ آپکا عرس شریف ۱۲ دی قعدہ کو  
 ہو تا ہے۔ حضرت شاہ علی نہری صاحب قبلہ قدس سرہ آپکا فرما مقدس  
 اورنگ آباد متصل دروازہ پلٹن واقع ہے حضرت قاورولی صاحب قبلہ

قدس سرہ آپکا سلسلہ حضرت پیران پیر قدس سرہ کو پونچتا ہے۔ آپ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 مرشد تھے آپکا مزار مقدس اورنگ آباد راجہ بازار قریب مہونڈی کے واقع ہے  
 حضرت شاہ غلام حسین صاحب قادری قدس سرہ اور حضرت شاہ  
 فقیر سائیں قدس سرہ ان دو کا مزار مقدس اورنگ آباد متصل قلعہ کے  
 واقع ہے حضرت شاہ نور حامی صاحب قبلہ قدس سرہ اولاد میں حضرت  
 پیران پیر قدس سرہ کے ہے۔ آپ کے نام سے مرض میضہ دور ہوتا ہے اکثر ایام  
 مرض و بامین ہارچہ رنگ زرد کر کے حضرت کے نام سے فاتحہ دیو اگر نزدیک  
 رکھتے ہیں اور ہر چار شنبہ کو میلہ ہوتا ہے اکثر اورنگ آباد کے عورات وغیرہ  
 جایا کرتے ہیں نیازات ہوتے ہیں شام تک جمع ہوتا ہے۔ آپکا مزار مقدس  
 اورنگ آباد سے دو میل کے فاصلہ پر قریب رسالہ کے واقع ہے۔ آپکی تاینجی  
 حالات مولف کو معلوم نہ ہوئی۔ حضرت سیر شاہ صاحب قدس سرہ آپکا  
 مزار مقدس حضرت شاہ نور حامی صاحب قدس سرہ کے درگاہ سے باہر  
 دخت نیم کے نیچے واقع ہے۔ آپکی کرامت یہ ہے کہ جو فرار پر مرفرش رکھا ہوتا  
 اسکو ہاتھ میں لیکر آپکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے مقصد کی دعا مانگنا اسکی  
 مراد حاصل ہوتی ہے بعد مقصد براری کے وہ مرفرش کے برابر شرفی  
 فاتحہ دیوانا۔ دخت نیم جو آپکی درگاہ پر ہے بہت بڑا ہے بلکہ  
 دخت کے برابر کہا جائے۔ حضرت شاہ جمال باجٹا صاحب قبلہ قدس سرہ آپکا مزار  
 مقدس راستہ قلعہ کے متصل چوک عقبہ اکثر زمانہ واقع ہے حضرت حضور شاہ میان  
 قدس سرہ آپکا مزار مقدس مکانی دروازہ متصل چتہ خانہ کے واقع ہے حضرت یلیا شاہ



صاحب قبلہ قدس سرہ آپکا خزانہ مقدس عقب چوک قبر مسجد شائستہ عالم واقع ہے  
 محلہ نواب پورے میں حضرت بنی میان صاحب قبلہ تشریف رکھتے ہیں  
 آپ مرید حضرت قاضی سید افضل صاحب قبلہ سیامانی قدس سرہ کے ہے  
 جنکا خزانہ مقدس ضلع ورنگل زیارت گاہ خاص عام ہے بلکہ آپکے نام سے  
 اسٹیشن قاضی پٹہ رکھا ہوا ہے حضرت بنی میان صاحب مجذوب ہمیشہ  
 براہنہ ہائرتے ہیں آپکی عمر ہی سو سے زیادہ معلوم ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اور آپکی  
 عمر میں ترقی دین آپکی کرامات بحدہ بہت ہے اکثر چوہدرے زائر آتے ہیں آپ سے  
 مشرف ہوتے ہیں حضرت بنی میان صاحب قبلہ کی زندگی کی کیفیت مولف کو  
 سال گذشتہ ملنے سے یہ کیفیت ظاہر کیا۔ اور ایک مجذوب عبداللہ صاحب  
 اکثر اورنگ آباد کے چوک میں پیرا کرتے ہیں شاید آپ کوئی سلسلہ کے ہیں  
 معلوم نہیں۔ اگرچہ کہ بزرگان اورنگ آباد وغیرہ میں بہت سے ہیں لیکن جو  
 کو برابر پتہ نہیں معلوم ہوا کیونکہ اس کتاب کی تیاری ایک ہفتہ میں ہوئی ہے  
 انشاء اللہ تعالیٰ اگر زندگی باقی ہے تو دوبارہ ترمیم کر کے شایع کرتا ہے اللہ تعالیٰ  
 اس تحریر کو قبول فرمائے آمین ثم آمین

### قصیدہ صندل شریف

پیر کا مل ہوا کا صندل ہے  
 زری بخش جو کہ ہے دولہ  
 اوسی ماہِ لقا کا صندل ہے  
 بت شکن با صفا کا صندل ہے

پیر کا مل ہوا کا صندل ہے  
 زری بخش جو کہ ہے دولہ  
 کفر کو توڑ دین پھسلا یا

عاشق بیر یا کا صندل ہے  
شاہ ہر دوسرا کا صندل ہے  
پیر خاق ناما کا صندل ہے  
خلق کے پیشوا کا صندل ہے  
زید اولیا کا صندل ہے  
مرشد حق ناما کا صندل ہے  
اپنے حاجت روا کا صندل ہے  
اپنے عقدہ کشا کا صندل ہے

جن نے دیکھا ہوا وہ شیدائے  
پیر شہور ہے غریب انوار  
خلدین بن گیا ہے روضہ پاک  
سات صندل کے حور غلمان ہے  
سارے عالم میں ہے وہ لاثانی  
عرش سے فرش تک پہنچا ہے  
زائر و صدق دل سے سات چلو  
صدق دل سے تو سر پہ لے واحد

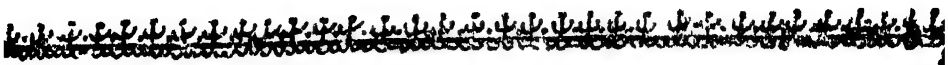
تواریخ طبعی و نتیجہ فکر عین خانا مولوی داؤدی ضانا درستم صبور علاء الرحمن

### تتمم الرحمت عندنا کل الصالحین

سعدی مکریمی بیانی محمد واحد خان صاحب جمعد آغا ابوالعلائی نہایت  
سی و جان نشانی نے احوال عالی نسب بزرگان خلد آباد جبکی  
شان ان اولیا اللہ کا یہ موت ہے جمع کئے زائرین و شائقین و  
ناظرین کے لئے یہ کتاب چار حصوں میں خلد آباد امام و راہنہامی کا کام  
دیتی ہے یا نہایت سیر خلد آباد کا امینہ کہیں بجا ہے۔

سال طبعش بالقہ غیبی این ندا داد

منعقد احوال بزرگان خلد آباد

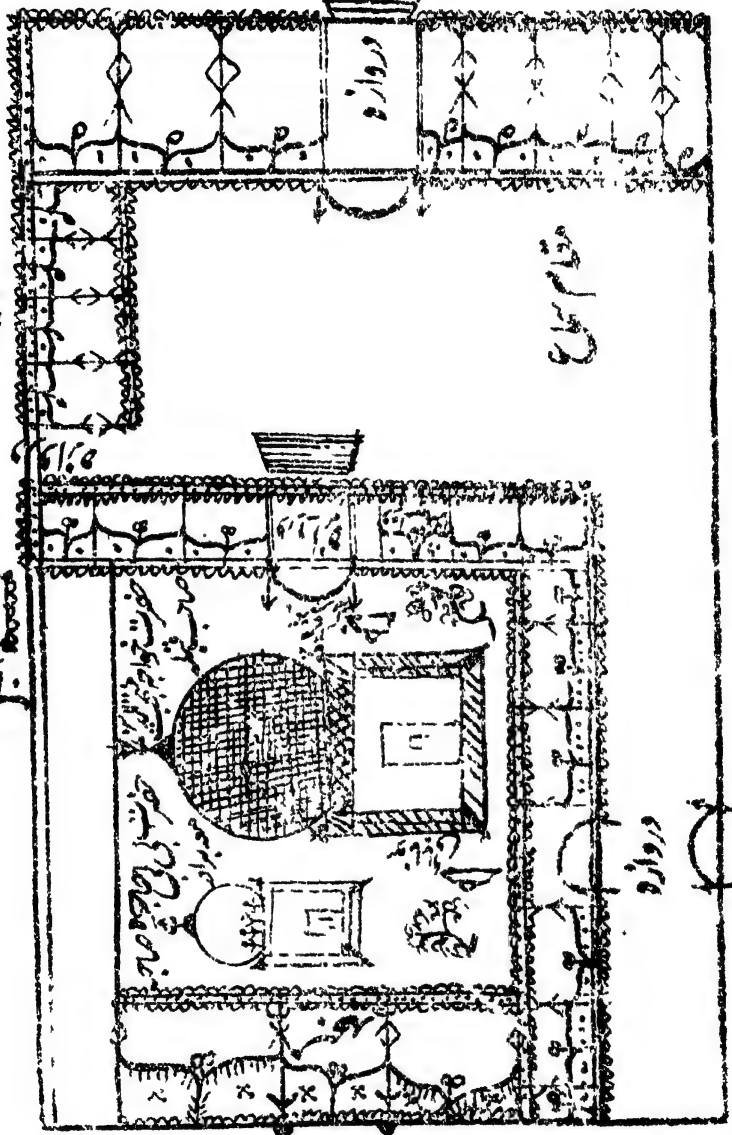


جنوب

مقام سماج

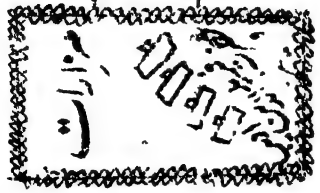
دروازه

کلیه



دروازه

دروازه



شمال



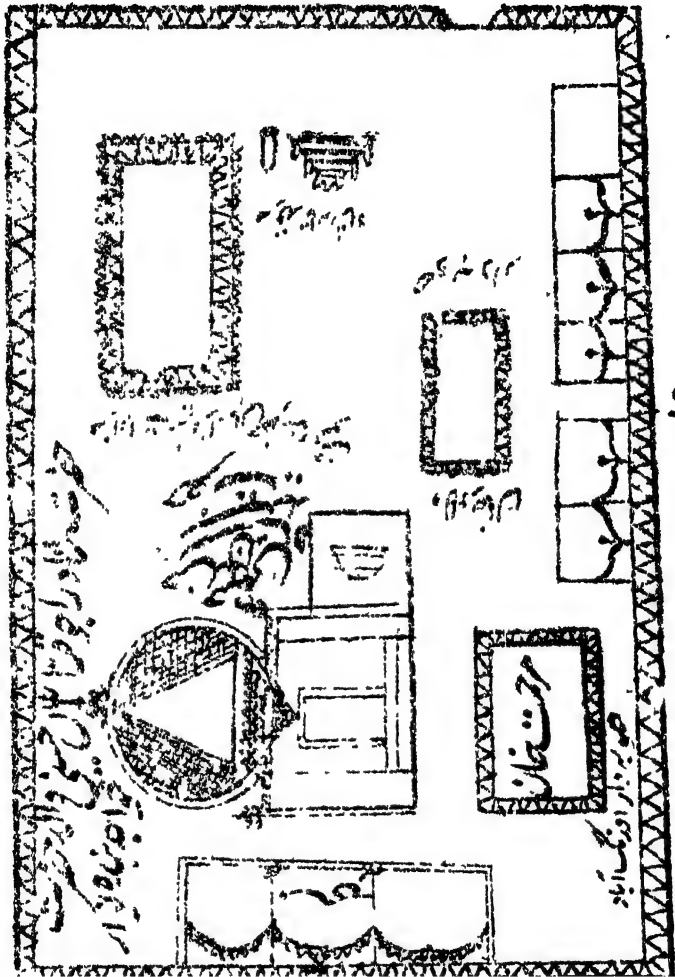
شمال





نور

عقل



جوب



دستورالعمل

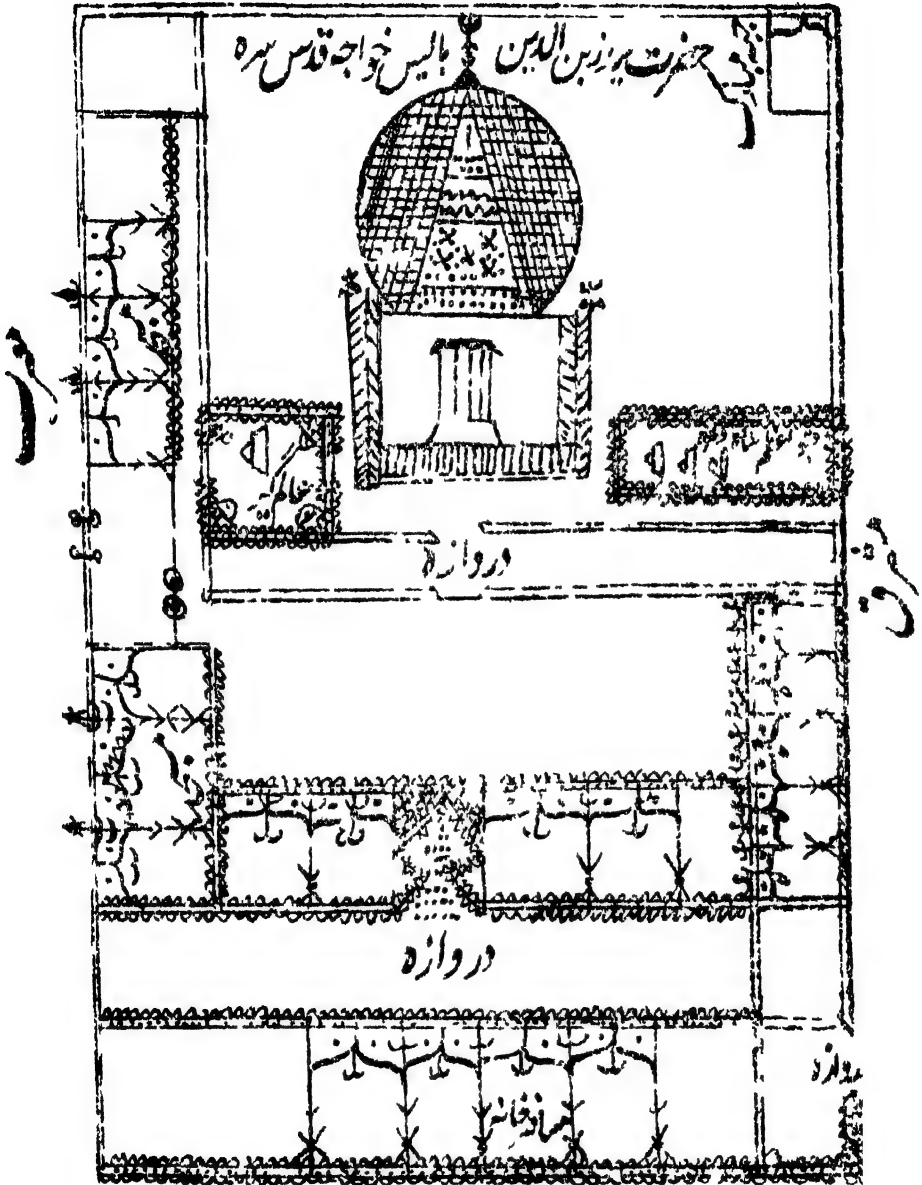








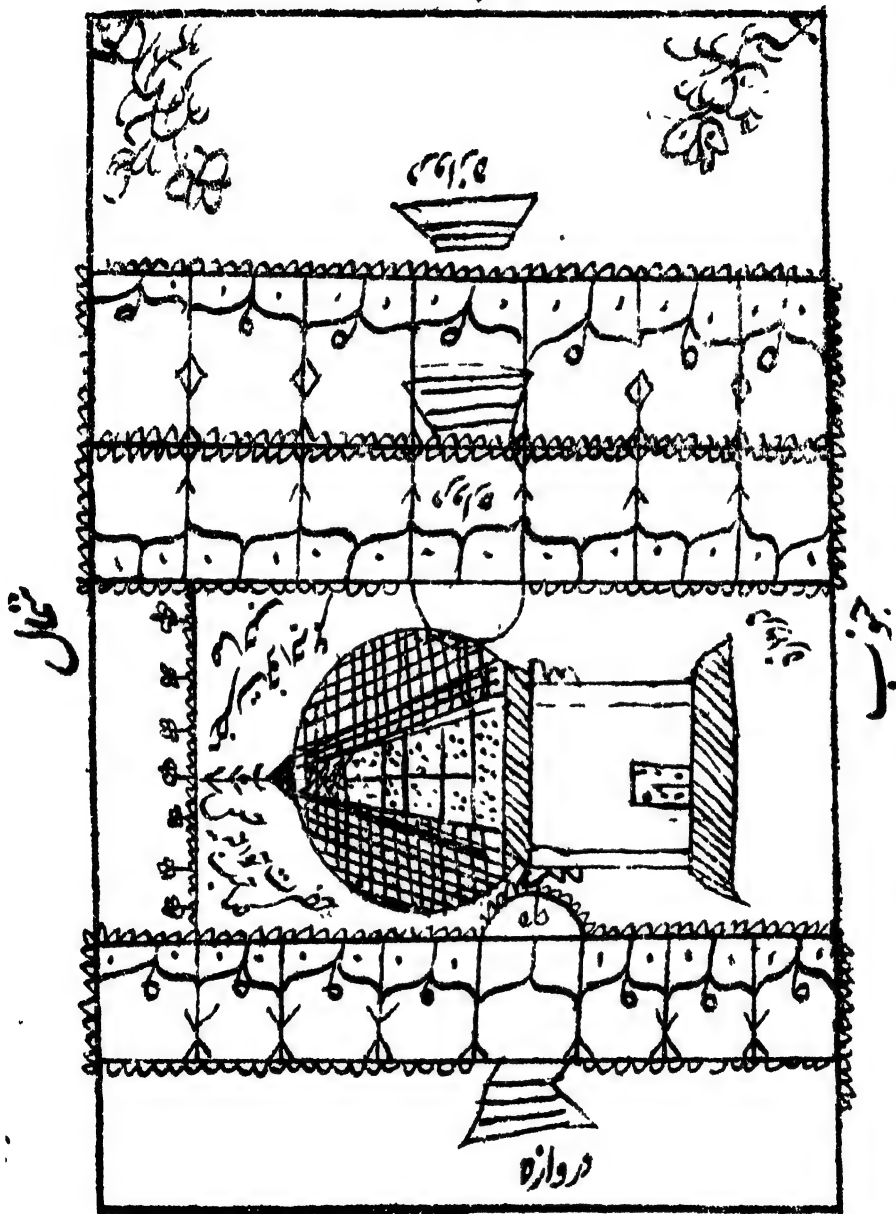
شمال



سید داود نادر قسم علی عنده  
جنوب



مشتی دروازه



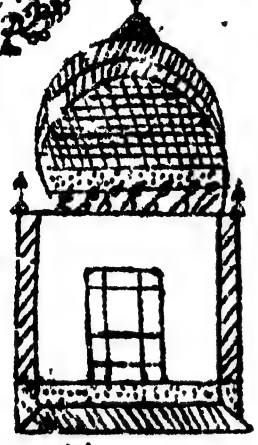
چشمه



القارخانه مشرق

حاج میردانی

حضرت جمال الدین حاج پیران رودان

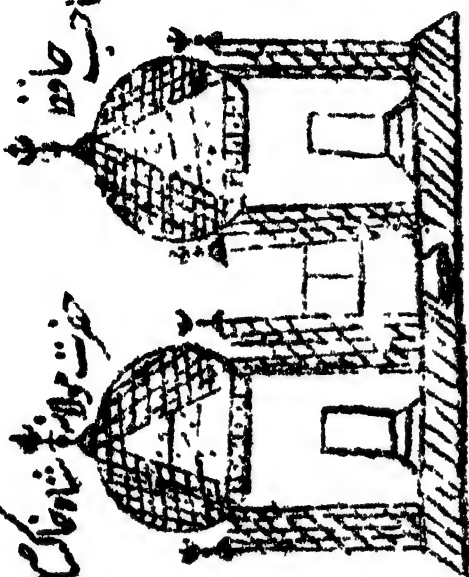
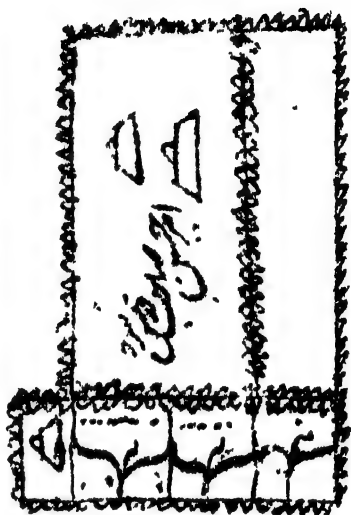


قبر پیران

تالاب



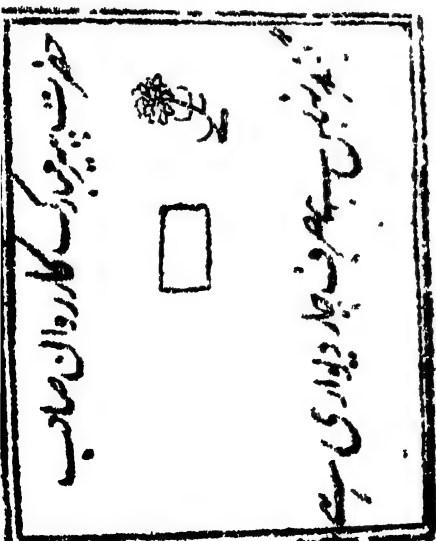
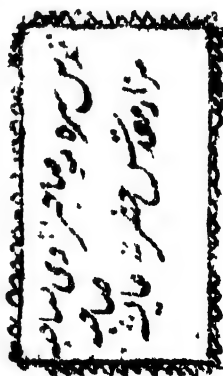




حضرت مولانا شمس الدین

حافظ

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب







ساتھ درج کئے گئے ہیں قیمت ..... ۲۰  
 چار حمن خلد آباد شریف خلد آباد شریف کے بزرگوں کے اور دولت آباد کے  
 بزرگوں کے اورنگ آباد کے بزرگوں کے تاریخی حالات تاریخ پیدائش و مقام مدفن  
 نہایت خوبی کے ساتھ درج کئے گئے ہیں جو یاحون اور زیرون کے اور ہر  
 شخص کے کار آمد ہے خوبی دیکھنے سے معلوم ہوگی قیمت ..... ۸  
 گل بستہ محبت حصہ اول ایک نہایت دل چسپ جدید گل بستہ باکل  
 جٹ نیا کلام ہے دوبارہ شائع کیا گیا ہے قیمت ..... ۲

گل بستہ شہید ناز یہ گلدستہ تین حصوں میں ہے زیادہ تعریف بیکار ہے  
 اس گلدستہ کے جس طرح شہرت پایا اور لوگوں کے دلوں میں محبت کا اثر پیدا  
 کیا محتاج بیان نہیں اور اسہی خوبی کے وجہ سے کئے بار طبع ہو ہو کر اتوں ہاتھ  
 فروخت ہو رہا ہے قیمت فی جلد ..... ۶

باغمدنیہ مع بہار مدینہ جناب حاجی حکیم عاشق حسین خان صاحب متخلص  
 بہ ہفت آغائی ابوالاعلیٰ کاغیتہ دیوان ہے جس کے تصانیف زبان زد خاص عالم ہیں انہی  
 خوبی کو وجہ کسی بار طبع ہو ہو کر فروخت ہوا اور ہو رہا ہے قیمت فی جلد ..... ۱۰  
 دیکھو دیکھو اب شائقین کے اسرار پر نئے لباس  
 طبع ہو کر فروخت ہو رہے ہیں اب اس کا تیسرا حصہ بھی طبع ہو رہا ہے  
 جس کی عمدگی دیکھنے سے ظاہر ہوگی قیمت ہر حصہ کی وہی مقررہ ۷  
 سہل انداز یہ گلدستہ بھی اپنے انداز میں عاشق مزاجوں کو سہل ہی کرے گا

ہر غزل کا نیاز نگ نیا انداز ہے۔ اس میں مشہور و مخمور دن کے ہر  
درج میں دوسرے بار شایقین کے اسرار سے طبع کیا گیا۔

عاشق مزاجوں کے دل بیلا نیکا اچھا مشعل ہے دل مقرر کو قسکیں دیتا  
اہل محبت کو اپنا اثر دکھاتا ہے۔ دیگر حصہ دوم بھی زیر طبع ہی قیمت ...

ترباق السہوم یہ کتاب جناب جناب حاجی حکیم عاشق حسین خانقاہ

عاشق ابوالسلانی کی تصنیف کی ہوئی ہے جس میں تمام زہر دن کے و  
علاج بہت آسانی گئے ساتھ لکھا گیا ہے جو بغیر حکیم ہر ایک شخص موقع  
ہر مکان میں اس کتاب کی ضرورت ہے قیمت ...

مرقع پیری یہ بھی حکیم صاحب موصوف کی جدید تصنیف ہے اور

زمانہ بحین سے آخر طبعی تک کے کل حالات نظم میں بیان کر گئے ہیں

ہر موقع پر نسخہ جات ہی بتلائے گئے ہیں یعنی خضاب کے موقع پر خضاب

نسخہ جات مجرب لکھے گئے ہیں۔

منجن کے نسخہ جات مجرب اور بہت سے مفید باتیں ایسی تحریر کئے گئے

کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

یہ کتابیں راقم سے اورید حسین صاحب تاجرتب حیدر آباد دکن و

گلزار حوض سے ہر وقت دستیاب ہو سکتے ہیں۔

**المشہر محمد شمس الدین تاجرتب حیدر آباد دکن مقیم لنگر حوض**

جلد حقوق طبع گلدستہ ہذا کے حق طبع محفوظ ہیں کوئی صاحب قصد طبع نہ فرما





